الکافیہ
نوٹس
محمد مستنصر رضا
03497843273
جامعۃ المدینہ فیضان ابن مسعود
کراچی
ششماہی اول
نعمان عطاری

CamScanner

عبیر مصطفیٰ محمد مستنصر رضا
0349-7043273

(تشسماہی اوّل)

تعریفات کافیہ

① کلمہ ← ایسا لفظ جو مفرد معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

② کلام ← وہ لفظ جو دو کلموں کو اسناد کے سبب شامل ہو۔

③ اسناد ← ایک کلمہ کی دوسرے کلمہ کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ سننے والے کو ایسا کامل فائدہ حاصل ہو کہ اس پر خاموش ہونا درست ہو۔

④ اسم ← وہ کلمہ جو بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے اور اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی زمانے سے ملا ہوا نہ ہو۔

⑤ معرب ← ہر وہ اسم جو اپنے عامل سے مرکب ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو [ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف معانی مبنی الاصل کہلاتے ہیں]۔

⑥ اعراب ← وہ حرف یا حرکت جس کے سبب معرب کا آخر بدلتا ہے۔

⑦ عامل ← وہ شے جس کے سبب معرب میں اعراب کے مقتضی معنی حاصل ہو۔

⑧ غیر منصرف ← وہ اسم معرب جس میں نو اسبابِ منع صرف میں سے دو یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔

⑨ عدل ← اسم کا اپنے صیغہ اصلیہ سے تحقیقاً یا تقدیراً نکلنا / خروج کرنا۔

⑩ وصف ← ہر وہ اسم جو مبہم ذات پر دلالت کرے جس میں بعض صفات بھی ملحوظ ہو۔

⑪ عجمہ ← وہ لفظ جسے عربوں کے علاوہ کسی اور نے وضع کیا ہو۔

CamScanner

12

مرفوعات

ہر وہ اسم جو فاعلیت کی علامت/نشانی پر مشتمل ہو۔

Note: صاحب کافیہ علامہ ابن حاجب کے نزدیک مرفوعات کی تعداد (7) سات ہے

13 **فاعل:** ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا فعل یا صفت ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف کی گئی ہو کہ وہ اس کے ساتھ قائم ہے اس طرح نہیں کہ وہ اس پر واقع ہے۔

14 **تنازع فعلان:** دو یا دو سے زائد فعل یا شبہ فعل کا اپنے مابعد واقع ایسے اسم ظاہر میں عمل کا تقاضا کرنا جو ان میں سے ہر ایک کا معمول بن سکتا ہو۔

15 **مفعول مالم یسمّ فاعلہ (نائب الفاعل):** ہر وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کر کے اس مفعول کو فاعل کے قائم مقام کر دیا جائے۔

16 **مبتداء:** ہر وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو

17 **مبتداء کی قسم ثانی:** ہر وہ صیغۂ صفت جو حرفِ نفی یا استفہام کے بعد آئے اور کسی اسم ظاہر یا ضمیر بارز کو رفع دے رہا ہو۔

18 **خبر:** ہر وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند ہو۔ مبتداء کی قسم ثانی کے مغایر (مخالف) ہو

منصوبات ۶

19

ہر وہ اسم جو علامت مفعولیت (نصب) پر مشتمل ہو

20 **مفعول مطلق:** وہ مصدر جسے مذکورہ فعل کے فاعل نے کیا ہو اور وہ فعل اس کے ہم معنی ہو۔

(21) مفعول بہ: وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو

(22) منادی: وہ اسم جسے اُدْعُوْ فعل کے قائم مقام کسی حرف کے ذریعے متوجہ کیا جائے وہ اسم چاہے مذکور ہو یا محذوف

(23) ترخیم منادی: منادی کے آخر سے کسی لفظ کو تخفیفاً حذف کرنا ترخیم منادی کہلاتا ہے۔

(24) مندوب: وہ اسم جس پر "واؤ" یا "یاء" کے ذریعے اظہارِ رنج کیا جائے۔

(25) الاضمار علی شریطۃ التفسیر (اشتغال):

ہر وہ اسم جس کے بعد کوئی ایسا فعل یا شبہ فعل ہو جو اس اسم کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کے سبب سے اس اسم پر عمل کرنے سے اس طرح اعراض کرے کہ اگر اس فعل یا مناسب فعل کو اس اسم پر مقدم کر دیا جائے تو وہ اسے نصب دے۔

(26) تحذیر: اِتَّقِ وغیرہ فعل مقدر کا ایسا مفعول بہ جس کو مابعد سے ڈرانے کیلئے ذکر کیا جائے۔ یا محذر منہ کو مکرر (Repeated) ذکر کیا جائے۔

(27) مفعول فیہ: مفعول فیہ وہ اسم زمان یا مکان ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔

(28) مفعول معہ: وہ اسم جو واؤ بمعنی مع کے بعد آئے فعل لفظی ہو یا معنوی

(29) مفعول لہ: وہ اسم جسکی وجہ سے فعلِ مذکور واقع ہو۔

CamScanner

(30) **حال:** وہ لفظ جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے چاہے فاعل و مفعول لفظی ہوں یا معنوی۔

(31) **تمییز:** وہ اسم جو ذات [1] مذکورہ یا ذات [2] مقدرہ میں واقع ابہام کو دور کرے

(32) **مستثنیٰ:** وہ لفظ ہے جسے اِلّا یا دیگر حروفِ استثناء کے بعد ذکر کیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں ہے جو اِلّا کے ماقبل شی کی طرف منسوب ہے

(33) **مستثنیٰ متصل:** جسے اِلّا اور دیگر حروفِ استثناء کے ذریعے متعدد سے خارج کیا گیا ہو (وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہو)

(34) **مستثنیٰ منقطع:** جسے اِلّا یا دیگر حروفِ استثناء کے بعد ذکر کیا گیا ہو مگر اسے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو (وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہی نہیں ہوتا)

(35) **مجرورات:**

وہ اسم جو مضاف الیہ کی علامت (جر) پر مشتمل ہو۔

(36) **مضاف الیہ:** ہر وہ اسم جس کی طرف کسی شی کی نسبت ایسے حرفِ جار کے واسطے سے کی گئی ہو جو حرف لفظی عمل کر رہا ہو چاہے وہ حرف لفظوں میں ہو یا تقدیری طور پر ہو۔

(37) **اضافت معنویہ:** وہ اضافت جس میں مضاف ایسا صیغۂ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو

(38) **اضافت لفظیہ:** وہ اضافت جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو

Date: 26/08/23

عبید مصطفیٰ محمد مستنصر رضا
0349-7843273

الکافیة

مصنّف ۔ علامہ شیخ جمال الدین أبو عمرو عثمان مالکی نحوی رحمۃ اللہ علیہ
المعروف ((ابن الحاجب)) متوفّی 646ھ 26 شوال on Thursday

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ۔ کلمۃ کی تعریف کیجئے؟

کلمہ ایسا لفظ ہے جو مفرد معنیٰ کیلئے وضع کیا گیا ہو

سوال ۔ اقسام کلمہ (اسم، فعل، حرف) کی وجہ حصر لکھیں؟

الکلمۃ منقسمۃ الی اسم و فعل و حرف

کلمہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو بذاتِ خود معنیٰ پر دلالت کرے گا یا نہیں بصورت ثانی وہ حرف ہے۔ بصورت اول پھر دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا معنیٰ ملا ہوا ہوگا یا نہیں بصورت اول وہ فعل اور بصورت ثانی وہ اسم ہے۔

سوال ۔ قد علم بذلک حد کل واحد منھا وضاحت لکھیں؟

مصنّفِ کافیہ رحمۃ اللہ علیہ نے متوسط ذہنیت کے طلبہ کیلئے یہ عبارت

تحریر فرمائی ہے کیونکہ ذہن طلبہ تو وجہ حصر سے ہی ان کی تعریف تک پہنچ گئے تھے اور بعد ذہن طلبہ لیلئے آگے اقسام کلمہ کی صراحۃً تعریفات کی ہیں۔ اس عبارت میں فرمایا کہ

"تحقیق اس مذکورہ وجہ حصر سے اقسام کلمہ (ثلاثہ) میں ہر ایک کی تعریف معلوم ہوگئی ہے"

سوال: "الکلام" کی تعریف سپرد قلم کیجئے؟

کلام وہ لفظ ہے جو دو کلموں کو اسناد کے سبب شامل ہو۔ فرمایا یہ کلام حاصل نہیں ہوتا مگر دو اسموں سے یا ایک اسم اور ایک فعل سے

سوال: "اسم" کی تعریف لکھیں؟

"اسم وہ کلمہ ہے جو تینوں زمانوں میں سے کسی سے ملے بغیر بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے"

خواص اسم: مصنف کافیہ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف پانچ خواص ذکر فرمائے ہیں

۱۔ الف لام کا ہونا
۲۔ جر کا ہونا
۳۔ تنوین کا ہونا
۴۔ اضافت کا ہونا
۵۔ مسند الیہ ہونا

سوال: معرب کیا ہے؟ اور حکم تحریر فرمائیے؟

معرب ہر وہ اسم ہے جو اپنے عامل سے مرکب ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔

نوٹ: (ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف معانی مبنی الاصل ہیں)

حکم:
اسم معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے سے جاتا ہے چاہے یہ بدلنا لفظاً ہو یا تقدیراً ہو۔

سوال: اعراب کی تعریف قلمبند کیجئے؟

وہ حرکت یا حرف جس کی وجہ سے اسم کا آخر بدلتا ہے تاکہ وہ ان معانی پر دلالت کرے جو پے در پے معرب پر آتے ہیں۔

اقسام
اعراب کی تین انواع ہیں/اقسام ہیں

① رفع ، ② نصب اور ③ جر

نوٹ: رفع فاعلیت کی علامت ہے، نصب مفعولیت کی علامت ہے اور جر اضافۃ کی علامت ہے۔

سوال: عامل کی تعریف تحریر کیجئے؟

عامل وہ شیء ہے جس کی وجہ سے اعراب کے مقتضی معنی حاصل ہوں۔

اسماء معربہ کا اعراب

مفرد منصرف صحیح (اور قائم مقام صحیح) اور جمع مکسر منصرف

انکی سب کی حالت رفعی ضمہ سے، حالتِ نصبی فتحہ سے اور حالتِ جری کسرہ سے آتی ہے۔

جمع مؤنث سالم

اس کی حالتِ رفعی ضمہ سے اور حالتِ نصبی و جری کسرہ سے آتی ہے

غیر منصرف

اس کی حالتِ رفعی ضمہ سے جبکہ حالتِ نصبی و جری فتحہ سے آتی ہے

اسماء ستہ مکبرہ موحدہ

أبوك، أخوك، حموك، هنوك، فوك اور ذو مالٍ
یہ چھ اسم اسماء ستہ مکبرہ کہلاتے ہیں۔ ان کا اعراب بالحروف آتا ہے

ملاحظہ فرمائیے

اسماء ستہ مکبرہ موحدہ جب یائے متکلم کے علاوہ کسی کی طرف مضاف ہو تو اس وقت ان کی حالت رفعی واو سے، حالت نصبی الف سے اور جری حالت کسرہ سے آتی ہے۔

تثنیہ

Explaination ⇐

تثنیہ اور ملحقات (کلا، اثنان اور اثنتان) کا اعراب وہی ہوگا جو تثنیہ کا ہوتا ہے

حالتِ رفعی الف سے، حالتِ نصبی و جری یاء ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے۔

Examples ⇐

1- جاء رجلان وکلاھما واثنان

2- رأیتُ رجلین وکلیھما واثنین

3- مررتُ برجلین وکلیھما واثنین

کلا مضافا إلی مضمر : کلا کا مذکورہ بیان کردہ اعراب اُس صورت میں ہوگا جب یہ ضمیر کی مضاف ہو ورنہ اس کا بھی اعراب تقدیری ہوگا

جمع المذکر السالم

أولو، عشرون سے لے کر تسعون تک اور اس کے ہم جنس کا اعراب ملاحظہ ہو گا ان کی حالتِ رفعی واو ساکن ماقبل مضموم جبکہ حالتِ نصبی و جری یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔

اعراب تقدیری ⇐

دو وجہ سے تقدیری اعراب دیا جاتا ہے۔

أوّل ⇐ متعذّر ہونے کی وجہ سے یعنی ممتنع ہونے کی وجہ سے

جیسے اسم مقصور "عصا" اور "غلامی" اسم مقصور کی تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔

دوم: اعراب کے ثقیل ہونے کی وجہ سے
جیسے اَلْقَاضِیْ اس کی حالت رفعی اور حالت جری میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔
اسی طرح مُسْلِمِیَّ میں بھی اعراب ثقیل ہوتا ہے۔ اس کی حالت رفعی میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ صورتوں کے علاوہ بقیہ تمام صورتوں میں اعراب لفظی ہوتا ہے۔

غَیْرِ مُنْصَرِف

Defination

وہ اسم معرب جس میں اسباب منع صرف کی نو علتوں میں سے دو علتیں موجود ہوں یا ایک ایسی علت ہو جو دو کے قائم مقام ہو

اسباب منع منصرف (فی شعر)

عدل و وصف و تانیث و معرفۃ
وعجمۃ ثم جمع ثم ترکیب

۹. والنون زائدة من قبلها ألف
ووزن فعل وهذا القول تقریب

تقریب (حفظ کرنے اور درستگی کے زیادہ قریب ہے)

أمثلہ لف ونشر مرتب کے انداز میں

عمر (عدل)، أحمر (وصف)، (تانیث) طلحة، زینب (معرفة)
ابراہیم (عجمہ)، مساجد (جمع)، معدیکرب (ترکیب)، عمران (الف نون زائدة)
أحمد (وزن فعل)

غیر منصرف کا حکم :

غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے ہیں

غیر منصرف کو منصرف پڑھنے کی صورتیں :

بلاضرورہ (وزن شعری کو برقرار رکھنے کیلئے) یا تناسب (علم عروض وقوافی کے قانون کی رعایت کرتے ہوئے) کی وجہ سے غیر منصرف کو منصرف پڑھنا جائز ہے

جیسے سلاسلا اور أغلالا

نوٹ :

جمع منتہی الجموع اور الف تانیث (مقصورہ اور ممدودہ) یہ ایک سبب دو کے قائم مقام ہیں

عدل کی وضاحت تحریر کیجئے؟

Defination

اسم کا اپنے صیغہ اصلیہ سے تحقیقاً یا تقدیراً نکل جانا،

example

تحقیقاً ثلث، مثلث، اُخر، جمع

تقدیراً عمر، زفر

تنبیہ =

بنو تمیم کے لغت کے مطابق فَعَال کے وزن پر آنے والا معرب غیر منصرف ہے۔

وصف کی تفصیلاً وضاحت کیجئے؟

Defination

وہ اسم جو اُن مبہم ذات پر دلالت کرے جن میں بعض صفات بھی ملحوظ ہوں۔

Term = شرط

منع صرف کا سبب بننے کیلئے شرط ہے کہ اس اسم کی وضع اصلی وصف کیلئے ہو بعد میں اسم پر علم کا غلبہ ہو جانا نقصان نہ دے گا

اسی وجہ سے "مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ" اس مثال میں اَرْبَع منصرف ہے۔

Example

اَسْوَد، اَرْقَم (سفید و سیاہ رنگ کیلئے وضع ہے - ایک سانپ کا نام)

اَدْھَم (سیاہ رنگ کیلئے موضوع ہے۔ پاؤں ڈالنے والی بیڑی کا نام ہے)

تنبیہ

أَفْعٰی (سانپ کا نام)، أَخْیَل (شِکْرہ) اور أَجْدَل (پرندے کا نام)

یہ تینوں فی الحال علم کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اصل وضع میں ان کا وصفی ہونا ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ اپنی اصل پر منصرف رہیں گے کیونکہ اسماء میں اصل منصرف ہونا ہے۔

التأنیث کے متعلق بیان کیجئے؟

شرائط

تانیث بالتاء کیلئے عَلَمِیَّة شرط ہے اور اسی طرح تانیث معنوی کیلئے بھی۔

تأنیث معنوی کی تاثیر کے لازم ہونے کیلئے مندرجہ ذیل امور شرط ہیں:

i- زائد علی الثلاثہ ہونا

ii- متحرک الأوسط ہونا

iii- عجمہ ہونا

Example

ھِنْد کو منصرف پڑھنا بھی جائز ہے جبکہ زینب، سَقَر اور ماہ اور جور یہ غیر منصرف ہیں اگر تانیث معنوی کے ذریعے مذکر کو تو اس کا زائد علی الثلاثہ ہونا ضروری ہے۔ تو قَدَم یہ منصرف ہے اور عَقْرَب یہ غیر منصرف ہے۔

معرفۃ کیا ہے؟

معرفہ کے منع صرف کا ~~اسباب~~ سبب شمار کرنے کیلئے علمیت شرط ہے۔

عجمہ کی تفصیل تحریر کیجئے؟

Terms

عجمہ کا غیر منصرف بنانے کیلئے شرط ہے کہ وہ عجمی علم ہو اور متحرک الأوسط ہو یا تین سے زیادہ ہو۔

Examples

نوح منصرف ہے جبکہ تستر ، ابراہیم یہ غیر منصرف ہیں

جمع کی وضاحت تحریر کریں؟

شرط:

غیر منصرف کا سبب کیلئے جمع منتہی الجموع کا صیغہ جو ھاء کو قبول کرنے والا نہ شرط ہے

Example

مساجد ، مصابیح غیر منصرف ہیں جبکہ فرازنۃ منصرف ہے۔

حضاجر یہ لکڑ بھگا ، بجو ، گوہ کا نام ہے ، جمع سے منقول ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے

سراویل کی تحقیق

لفظ "سَراوِیْل" کو جب غیر منصرف ہوگا اور یہی أکثر نُحاۃ کا مذہب ہے تو یہ عجمی علم ہوگا جسے اس کے موافق وزن پر محمول کیا گیا ہے یا پھر عربی علم ہے اور تقدیری طور پر سِروَالۃ کی جمع ہے

لیکن جب منصرف مانے گے تو اس وقت کوئی اعتراض لازم نہیں آئے گا

جوار کی مثال سے مراد ہر وہ اسم منقوص کی جمع جو مفاعل ، أفاعل اور فواعل کے وزن پر ہو اس کا حالت رفعی اور حالت جری میں وہی اعراب ہوگا جو (قاضی) کا ہوتا ہے۔

التركيب کی شرائط لکھیں؟

ترکیب کا منع صرف کا سبب بننے کیلئے دو شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے

(i) علمیت کا ہونا۔

(ii) اضافت اور اسناد کا نہ ہونا۔

Examples

بَعْلَبَكّ اور مَعْدِیْکَرِب وغیرہ

ألف نون زائدتان کی وضاحت فرمائیں قلم سے لکھیے؟

ألف اور نون یہ دونوں اسم میں ہو اور غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے علمیت ہونا شرط ہے جیسے عمران

اس سے صفت کی مونث فَعْلانَۃ کے وزن پر نہ آتی ہو جبکہ بعض نحاۃ کے نزدیک "فُعْلٰی" کا وزن پایا جانا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے لفظ "رحمٰن" میں اختلاف ہے۔ اور سکران اور ندمان (بمعنی نادم) یہ بالاتفاق غیر منصرف ہیں

وزنِ فعل کی وضاحت کیجئے؟

وزنِ فعل کے منع صرف بننے کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو

جیسے شمّر اور ضرب

وزنِ فعل کے شروع میں ایسی زیادتی ہو جیسے فعل کے شروع میں ہوتی ہے مراد حروف "أتین" کا ہونا ہے۔ وہ وزن تاء مونثہ کو بھی قبول کرنے والا نہ ہو اسی وجہ سے "أحمر" غیر منصرف ہے اور "یعمل" منصرف ہے۔

غیر منصرف کو نکرہ کرنے کی صورتیں =

وہ اسماء غیر منصرف جن میں علمیت شرط ہے جب وہ نکرہ کر دیے جائے تو منصرف ہو جائے گے جب ظاہر ہوگیا کہ علمیت جن میں شرط اس میں اس کا پایا جانا ضروری ہے اور وہ اسباب جن میں علمیت شرط نہیں ہے مگر پائی جاتی ہے جیسے عدل اور وزن فعل۔

یہ دونوں باہم متضاد ہیں تو ان کے ساتھ علمیت نہیں ہوگی مگر ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ

جن میں علمیت شرط ہے تو اگر نکرہ کر دیے جائے تو بغیر کسی سبب کے باقی رہیں گے اور جن میں علمیت پائی جاتی ہے مگر شرط نہیں تو وہ ایک سبب پر باقی رہیں گے۔

(وخالف سیبویہ الأخفش في مثل أحمر علما)

"أحمر" کو علم لینے کی مثال میں امام سیبویہ نے امام أخفش کی مخالفت کی کہ جب اُسے نکرہ کر دیا جائے گا تو بعد تنکیر وصفی معنی معتبر ہونگے

باب "حاتم" میں امام سیبویہ پر اعتراض لازم نہیں آتا ہے کیونکہ ایک حکم میں دو متضاد چیزوں کا اعتبار کرنا لازم آئے گا۔

غیر منصرف کے تمام أبواب میں جب اضافت کر دی جائے یا الف لام داخل کر دیا جائے تو کسرہ آ سکتا ہے۔

المرفوعات

وہ اسم معرب جو علم فاعلیت (رفع) پر مشتمل ہو

① الفاعل :-

ہر وہ اسم جس سے پہلے ایسا فعل یا صفت ہو جسکی نسبت اس اسم کی طرف کی گئی ہو کہ وہ (فعل یا صفت) اس کے ساتھ قائم ہے اس طرح نہیں کہ وہ اس پر قائم ہے۔

examples

① قام زید ② زید قائم أبوہ

قواعد

فاعل میں اصل یہ ہے کہ وہ فعل کے ساتھ ملا ہوا ہو
اسی وجہ سے "ضرب غلامہ زید" جائز ہے (اضمار قبل الذکر صرف لفظا)
اور "ضرب غلامہ زیدا" یہ نا ممکن ہے (اضمار قبل الذکر لفظا رتبۃ)

فاعل کو مقدم کرنے کی وجوبی صورتیں

⇐ جب فاعل اور مفعول دونوں میں اعراب منتفی ہو اور کوئی قرینہ بھی نہ پایا جائے۔ (رأی موسیٰ یحییٰ)

⇐ فاعل ضمیر متصل ہو ضربت زیدا

⇐ فاعل کا مفعول إلّا یا إلّا کے ہم معنی (انّما) کے بعد واقع ہو
جیسے (ما ضرب زید إلّا عمرا) اور (انّما ضرب زید بکرا)

فاعل کو مؤخر کرنے کی وجوبی صورتیں

⇐ جب فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر ملی ہوئی ہوگی ضرب زیدا غلامہ
⇐ جب فاعل إلّا یا إلّا کے ہم معنی کے بعد واقع ہوگا
ما ضرب زیدا إلّا عمرو انّما ضرب زیدا عمرو

⇐ فعل کے ساتھ فاعل کے مفعول کی ضمیر متصل ہو ضربنی زید

فعل کو حذف کرنا جوازا یا وجوبا

بعض اوقات کسی قرینے کے پائے جانے کے وقت فعل کو جوازی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے جیسے "من قام" کہنے والے شخص کے جواب میں "زیدٌ" کہنا اور لیبلک یزیدُ کے جواب میں ضارعٌ لخصومۃ کہنا۔

مفعول مالم یسم فاعلہ = نائب الفعل

Defination ⇐

ہر وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو اس کے فاعل کے قائم مقام کر دیا گیا ہو

اوزان ⇐

فُعِلَ (ماضی میں) اور یُفعَلُ (مضارع مجرد میں) کی طرف فعل کے صیغے کو بدلنے سے نائب الفعل حاصل ہو جاتا ہے۔

قواعد ⇐

∴ علمت باب کے دو مفعولوں میں سے دوسرا مفعول نائب الفاعل نہیں واقع ہوتا ہے۔ أعلمت باب کا تیسرا مفعول نائب الفاعل واقع نہیں ہوتا ہے۔ ان دونوں باب (علمت اور أعلمت) کے مفعول معہ اور مفعول لہ کا بھی یہی معاملہ ہے۔

∴ جب کلام میں مفعول بہ کو پایا جائے گا تو وہ نائب الفاعل کیلئے متعین ہو جائے گا

(ضُرِبَ زیدٌ یومَ الجمعۃِ الأمیرِ [أمامَ] ضرباً شدیداً فی دارہ)

مذکورہ بالا کلام میں دیگر مفاعیل موجود ہونے کے باوجود مفعول بہ نائب الفاعل کیلئے متعین ہو گیا

∴ اور اگر کلام میں مفعول بہ نہ ہو تو تمام مفاعیل (جو نائب الفاعل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں) برابر ہیں جس کو منتخب کر لیجئے۔ أعطیت باب میں مفعول اول نائب الفاعل بننے کے زیادہ لائق ہے بنسبت دوسرے کے۔

ومنها المبتدأ والخبر

تعریف ⇐ (مبتدأ)

وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ بنے۔

مبتدأ کی قسم ثانی ⇐

وہ صیغہ صفت جو حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور اپنے اسم ظاہر کو رفع دے۔

example ⇐

زیدٌ قائمٌ ما قائمٌ الزیدان وأقائمٌ الزیدان

نوٹ

اگر صیغہ صفت اپنے اسم ظاہر سے مفرد ہونے کی حالت میں مطابقت رکھے تو دونوں اُمور جائز ہیں (کہ صیغہ صفت مبتدا ہو اور اسم ظاہر خبر ہو یا پھر صیغہ صفت خبر اور اسم ظاہر مبتدأ ہو)

خبر کی وضاحت

جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند بہ ہو صفت مذکورہ (یعنی مبتدأ کی قسم ثانی) سے مغایر (مخالف، برعکس) ہو۔

قواعد وفوائد

① مبتدا میں اصل اس کا خبر سے مقدّم ہونا ہے۔ تو اسی وجہ سے یہ مثال "فی دارہ زید" جائز ہے اور "صاحبھا فی الدار" ناجائز ہے

② بسا اوقات نکرہ مخصصہ کو چند طریقے سے نکرہ مخصوصہ بنا کر اسے مبتدأ

(جب چنداً سے اس کی تخصیص کر دی جائے)

بنادیا جاتا ہے۔

① کبھی نکرہ کی صفت لا کر اسی کی تخصیص ہو جائے جیسے ولعبدٌ مؤمنٌ خیرٌ من مشرکٍ

② نکرہ کو اَم متصلہ کے ساتھ لا کر تخصیص کر دی جاتی ہے جیسے أرجلٌ في الدار أم امرأة

③ نکرہ کو تحت نفی لا کر اس کی تخصیص کر دی جاتی ہے جیسے وما احدٌ خیرٌ منک

④ نکرہ پر تنوین تعظیم لا کر / صفت حذف کر کے اس کی تخصیص کر دی جاتی ہے

جیسے شرٌّ (عظیمٌ) أهرَّ ذا ناب

⑤ جار مجرور لا کر نکرہ کی تخصیص کر دی جاتی ہے جیسے (في الدار رجلٌ)

⑥ نکرہ کی فاعل کی طرف نسبت کے ذریعے اس کی تخصیص کر دی جاتی ہے جیسے (سلامٌ علیک)

③ خبر بسا اوقات ایک جملے پر مشتمل ہوتی ہے جیسے زیدٌ أبوہ قائمٌ

زید قام أبوہ تو اس صورت میں ایک ضمیر عائد کا ہونا ضروری ہے۔

اور بعض اوقات اس ضمیر کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔

④ وہ خبر جو ظرف واقع ہو اکثر نحویوں کے نزدیک اس میں

جملہ مقدر ہوتا ہے۔ زیدٌ في الدار استقرَّ في الدار

⑤ تقدیم مبتدأ کی صورتیں (4)

① جب مبتدا ایسی بات پر مشتمل ہو جس کا صدر کلام میں آنا ضروری ہو جیسے من أبوک

② مبتدأ اور خبر دونوں معرفہ ہو یا متساوی ہو جیسے اللہ ربنا

④ أفضل منک أفضل مني (مبتدا اور خبر مساوی ہو)

③ مبتدأ کی خبر فعل ہو جیسے زیدٌ قام

⑥ تقدیمِ خبر کی صورتیں

① خبر مفرد ایسے معنی کو شامل ہو جس کا صدرِ کلام میں ہونا ضروری ہو
أینَ زیدٌ

② جب خبر مبتدا کی تصحیح کرنے والی ہو (یعنی جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر کو مقدم کرنے میں اس نکرہ کو تخصیص کی گئی ہو۔ فی الدار رجلٌ

③ مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کے متعلق کی طرف راجع ہو۔
علی التمرۃ مثلُھا زبدًا

④ جس خبر کا مبتدا أنَّ حرف مشبہ بالفعل سے ہو عندی أنّکَ قائمٌ

⑦ بسا اوقات ایک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں ← زیدٌ عالمٌ فاضلٌ عاقلٌ

⑧ خبر پر فاء داخل کرنے کی صورتیں ←

بسا اوقات مبتدا معنی شرط کو شامل ہوتا ہے تو خبر پر فاء کو داخل کرنا صحیح ہے، مبتدا ایسے اسم موصول پر مشتمل ہو جس کا صلہ جملہ فعلیہ ہو یا جملہ ظرفیہ ہو یا پھر مبتدا فعل اور ظرف (یا جار المذکورین) کے ذریعے سے نکرہ موصوفہ ہو۔

اسم موصول بفعل — الذی یأتینی فلہ درھم
اسم موصول بظرف — الذی فی الدار فلہ درھم

نکرہ موصوفہ بفعل — کل رجلٍ یأتینی فلہ درھم
نکرہ موصوفہ بظرف — کل رجلٍ فی الدار فلہ درھم

نوٹ ←

جب مبتدا کے شروع میں لیت اور لعل آجائے تو اب خبر پر فاء داخل نہیں ہوگا بعض نحاۃ نے اِنَّ کو بھی لیت اور لعل کے ساتھ شمار کیا ہے۔

⑨ حذفِ مبتدأ کی جوازی صورت :-

کبھی کسی قرینے کے پائے جانے کے وقت مبتدا کو حذف کر دیا جاتا ہے
جیسے ہلال دیکھنے والے کا کہنا " الھلال واللہ " مراد " ھذا الھلال "

⑩ حذفِ خبر کی جوازی صورت :-

خرجت فاذا السبع (موجود) یہ اذا فجائیہ کی دلالت ہے کہ یہاں
" موجود " محذوف ہے

⑪ حذفِ خبر کی وجوبی صورتیں :-

چار صورتیں ہیں

اُن صورتوں میں خبر کو وجوبی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے جب
موضع خبر میں غیر خبر کا التزام کیا گیا ہو

① لولا علیؓ (موجود) لھلک عمر - لولا زید (موجود) لکان کذا

قاعدہ : جب مبتدا " لولا " کے بعد آئے اور اسکی خبر افعالِ عامہ (کون، موجود، ثبوت، حصول) میں سے ہو " لولا " کے جواب کو خبر کے قائم مقام کرکے خبر کو حذف کرنا واجب ہے

② ضربی زیدا قائما یعنی ضربی زیدا حاصل اذا کان قائما

قاعدہ : جب مبتدا ایسا ہو جسکی اضافت فاعل یا مفعول بہ کی طرف ہو اور اسکے بعد حال آئے تو بھی خبر کا حذف کرنا واجب ہوتا ہے

③ کل رجل وضیعتہ یعنی کل رجل مقرون مع ضیعتہ

قاعدہ (جب خبر میں مقارنۃ کے معنی پائے جائے اور مبتدا پر واؤ بمعنی مع کے ذریعے عطف کیا گیا ہو تو بھی حذفِ خبر لازمی ہے)

(6) لعمرک لأفعلن کذا یعنی لعمرک قسمی او یمینی لأفعلن کذا

قاعدہ (جب مبتدا قسم ہو اور جوابِ قسم کو خبر کے قائم مقام کر دیا جائے)

{حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا بیان}

حروف مشبہ بالفعل کے داخل ہونے کے بعد ان کی خبر مسند ہوتی ہے

مثال ان زیدا قائمٌ

ان حروف کی خبر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا عام مبتدا کی خبر کا ہوتا ہے

استثناء صورت =

مگر خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں مثلاً یقال إنّ شاعر زیدا

نوٹ =

ہاں اگر خبر ظرف ہو تو مقدم کرنا جائز ہے " إنّ من البیان سحرًا

إنّ إلینا إیابھم (آیت نمبر آخری الغاشیۃ -25)

{لائے نفی جنس کی خبر کا بیان}

لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد اس کی خبر مسند کہلاتی ہے

" لا غلام رجلٍ ظریفٌ فیھا "

کثیر مقامات پر لائے نفی جنس کی خبر کو حذف کر دیا جاتا ہے۔
کلمہ " لا إله إلا الله محمد رسول الله " یعنی " لا إلٰہ موجود إلا الله "

موقف بنی تمیم:

قبیلہ بنی تمیم لائے نفی جنس کی خبر کو ظاہر نہیں مانتے
ان کے نزدیک
① حذف کرنا مطلقاً واجب ہے۔ ② اس شرط کے ساتھ جب خبر ظرف ہو

ما و لا مشبہ بلیس کا اسم

ما اور لا کے داخل ہونے کے بعد ان دونوں کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے

ما " للمعرفة والنكرة " ما زيد قائماً
لا " للنكرة فقط " لا رجل أفضل منك

وهو في لا شاذ:

لا، لیس کی طرح عمل کرنے میں شاذ ہے۔

تمہیدی گفتگو:

لا مطلق نفی کیلئے آتا ہے جبکہ "ما" اور اسی طرح "لیس" دونوں زمانہ حال کی نفی کیلئے آتے ہیں لہذا ما کی لیس سے مشابہت ہوی جبکہ لا کی لیس سے مشابہت ضعیف ہے اسی وجہ سے فرمایا لا، لیس کی طرح عمل کرنے میں شاذ ہے۔

منصوبات

وہ اسم معرب جو علم مفعولیت پر مشتمل ہو

مفعول مطلق

وہ اسم / مصدر جسے ماقبل مذکورہ فعل کے فاعل نے کیا ہو اور وہ فعل اسکے ہم معنیٰ ہو۔

ضربت ضربا ، جلست قعودا ، قعدت جلوسا

أقسام

① بیسا اوقات مفعول مطلق تأکید ، نوع یا عدد کو بیان کرنے کیلئے آتا ہے

← تأکید کیلئے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب مذکورہ وزن پر آئے ، اسلوب پر آئے ضربت ضربا ، جلست جلوسا

← بیانِ نوع کیلئے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب مذکورہ وزن پر آئے جَلَسْتُ جِلْسَةَ القَارِیْ

← بیانِ عدد کیلئے اس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ جَلَسْتُ جَلْسَةً

نوٹ:- مفعول مطلق تأکیدی کا نہ تثنیہ آتا ہے اور نہ ہی جمع جبکہ نوعی اور عددی کا تثنیہ اور جمع دونوں آتے ہیں۔

بیسا اوقات مفعول مطلق فعل کے لفظ کا غیر ہوتا ہے۔

جیسے قعدت جلوسا (لیکن ہم معنی ہوتے ہیں)

CamScanner

حذفِ فعل کی جوازی صورتیں

بسا اوقات کسی قرینے کے پائے جانے کے وقت مفعول مطلق کے فعل کو جوازی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے۔
جیسے کسی آنے والے شخص کو تمہارا "خَیْرَ مَقْدَمٍ" (Welcome) کہنا مراد "قدمت قدوما خیر مقدم"

حذفِ فعل کی وجوبی سماعی صورتیں

بعض اوقات کسی قرینے کے پائے جانے کے وقت مفعول مطلق کے فعل کو وجوبی سماعی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے۔

سَقْيًا (سقاک اللہُ سقیا) اللہ پاک تجھے سیراب کرے)
رَعْيًا (رعاک اللہُ رعْیًا) اللہ پاک تیری رعایت فرمائے)
خَيْبَةً (خاب الرجلُ خَيْبَةً) مرد نا امید ہو گیا)
جَدْعًا (جُدِعَ جَدْعًا) اس نے ناک کان کاٹ دیے)
حَمْدًا (حَمِدْتُ اللہَ حَمْدًا) میں نے اللہ پاک کی حمد کی)
شُكْرًا (شَكَرْتُ شُكْرًا) میں نے تیرا شکریہ ادا کیا)
عَجَبًا (عَجِبْتُ عَجَبًا) میں نے تعجب کیا)

حذفِ فعل کی وجوبی قیاسی صورتیں

① جب مفعول مطلق سے قبل نفی یا معنی نفی ہو اور وہ نفی یا معنی نفی ایسے اسم پر داخل ہو جسکی مفعول مطلق خبر نہ بن سکے لیکن اس جملے میں مفعول مطلق خود مثبت ہو یا مفعول مطلق مکرر ہو (Repeated)

جیسے ما أنت إلا سیرا، إنما أنت سیرا، وما أنت إلا سیر البرید (نفی، معنی نفی)
مکرر والی صورت زید سیرا سیرا

(2) جب مفعول مطلق کے ذریعے سابقہ جملے سے مقصود تمام ممکنہ انواع کو بیان کرنا ہو جیسے سورۂ محمد: فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا وَإِمَّا فِدَاءً
یعنی تمنون منا و تفدون فداء

(3) جب مفعول مطلق اعضاء ظاہریہ کا فعل ہو اور اس سے کسی شئی کو تشبیہ دی گئی ہو لیکن مفعول مطلق سے پہلے ایسا جملہ ہو جس میں مفعول مطلق کے معنی ہو اور وہ ذات ہو جس کے ساتھ یہ معنی قائم ہو
مررت به فاذا له صوت صوت حمار یا مررت به فاذا له صراخ صراخ الثکلی

(4) جب مفعول مطلق ایسے جملے کا مضمون بیان کرتا ہو جس میں مفعول مطلق کے علاوہ کا احتمال نہ ہو جیسے له علی الف درهم اعترافا أي اعترفت اعترافا اسے تاکید لنفسہ کہتے ہیں۔

(5) لیکن اگر مفعول مطلق ایسے جملے کا مضمون بیان کرے جس میں مفعول مطلق کے علاوہ کا احتمال ہو زید قائم حقا یعنی زید قائم حق حقا اسے تاکید لغیرہ کہتے ہیں۔

(6) جب مفعول مطلق تثنیہ ہو اور فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو جیسے لبیک وسعدیک یعنی ألب لك إلبابين
اسعدك أسعادين

مفعول بہ

وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔
جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا
بسا اوقات مفعول مطلق کو فعل پر مقدم کر دیا جاتا ہے
جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُ

جوازی حذف: بعض اوقات کسی قرینے کی وجہ سے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے جوازی طور پر جیسے مَنْ أَضْرِبُ؟ سوال پوچھنے والے کے جواب میں "زیدًا" کہنا
نوٹ: مَنْ أَضْرِبُ؟ (میں کس کو ماروں)

حذفِ فعل کی وجوبی صورتیں

چار مقامات پر
بسا اوقات کسی قرینے کے پائے جانے کی وجہ سے فعل کو وجوبی طور پر حذف کر دیا جاتا ہے۔

پہلی صورت (وجوبی اور سماعی)

أُتْرُكْ إِمْرَأً مصاحبًا مع نفسه / (اِمْرَأً و نفسه)
اِنْتَهُوْا یا معشر النصاری عن التثلیث خیرًا لکم / (اِنْتَهُوْا خیرًا لکم)
أَتَیْتَ أَهْلًا وطئت سهلًا / (أَهْلًا و سهلًا)

منادی

وہ اسم جسے أَدْعُوْ فعل کے قائم مقام کسی حرف کے ذریعے سے متوجہ کیا جائے وہ اسم چاہے ہو یا مذکور یا محذوف۔

CamScanner

اعراب

① اگر منادی مفرد معرفہ ہوگا تو اعراب مبنی علی علامۃ الرفع آئے گا
یا زیدُ، یا رجلُ، یا زیدان اور یا زیدون

② جب منادی پر لامِ استغاثہ داخل ہو تو منادی معرب بجر در ہوگا
اور لامِ استغاثہ پر فتحہ ہوگا مثلاً یا لَزیدٍ

③ جب منادی پر لامِ استغاثہ کے بجائے الف استغاثہ داخل ہو تو
منادی مبنی بر فتح ہوگا یا زیداہ

④ مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ منادی ہمیشہ معرب منصوب ہوگا
اور اس وقت منادی مضاف، مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین
ہوگا۔

یا طالعًا جبلًا، یا رجلًا اور یا عبداللّٰہ

توابع المنادی المبنی المفردۃ

مبنی منادی (برفع) کے مفرد توابع میں سے تاکید، صفت، عطف
بیان اور ایسا معطوف بحرف جس پر یا کا دخول ممتنع ہو

اعراب

لفظ کے اعتبار سے رفع اور محل کے اعتبار سے نصب دونوں جائز
ہیں۔ (یا زیدُ العاقلُ و العاقلَ

اختلافِ نحاۃ (معطوف بحرف)

امام خلیل کے نزدیک معطوف میں رفع اولیٰ ہے
اور امام ابو عمرو فرماتے ہیں نصب مختار ہے۔

CamScanner

امام ابو العباس مبرّد فرماتے ہیں اگر معطوف پر ایسا الف لام ہو جو الگ ہو سکتا ہو (الحسن کی طرح ہو (یعنی معطوف مذکور علم ہو) تو امام خلیل کا مذہب اولیٰ اور اگر معطوف پر ایسا الف لام ہو جو کہ جدا نہیں ہو سکتا ہے (معطوف مذکور جنس ہو) تو امام ابو عمرو کا مذہب مختار ہوگا۔

(2)

وہ معطوف (غیر معرف باللام) جس کا حکم ذکر نہیں ہوا اس کا حکم مستقل منادی والا ہے۔

(3)

العلم الموصوف بابن مضافا الی علم آخر یختار فتحہ

وہ علم جو ابن یا ابنۃ کے ساتھ موصوف ہو اور خود ابن یا ابنۃ دوسرے علم کی طرف مضاف ہو تو اس صورت میں تو علم (اوّل) منادی کو فتح دیا جائے گا

یا زَیْدَ بنَ عمرٍو

(4)

جب معرّف باللام اسم کو نداء کی جائے گی تو معرّف باللام منادی کو رفع دینا لازمی ہے۔ جیسے یا أیّھا الرجلُ ، یا ھذا الرجلُ اور یا أیّھذا الرجلُ

خیال رہے :- یہاں ندا سے مقصود معرّف باللام اسم (الرجلُ جو کہ صفت ہے) وہی مقصود ہے نیز اس کے تابع (أیّھا وغیرہ جو کہ موصوف ہیں) پر بھی رفع ہی ہوگا کیونکہ حقیقت میں وہ بھی معرب کا تابع ہے

اعتراض مقدر کا جواب :- اسم جلالت "یا اللہ" سے درمیان أیّھا وغیرہ نہیں آ سکتے ہیں کیونکہ اسم جلالت میں الف لام عوضیہ

لازمہ ہے لہٰذا اس مقام پر حرف ندا اور حرف تعریف کا جمع ہونا درست ہے۔

منادی مکرر ہو تو Repeat

جہاں منادی مکرر (Repeated) ہو اور دوسرا اسم کسی اور کی طرف مضاف ہو تو تمہارے لیے رفع اور نصب پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

یا حاتمُ حاتمَ طَیٍّ اور یا تیمُ تیمَ عَدِیٍّ

مضاف الی یاء المتکلم کی صورتیں

اگر منادی یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس میں چار صورتیں جائز ہیں

i- یا غُلَامِیْ ، یا رَبِّیْ ii- یا غُلَامِیَ ، یا رَبِّیَ
iii- یا غُلَامِ ، یا رَبِّ iv- یا غُلَامَا ، یا

نوٹ

منادی مضاف الی یاء متکلم کے آخر میں ھاء ساکنہ کو ملحق کرنا وقف کی حالت میں درست ہے جیسے یا غُلَامِیْہ ، یا غُلَامِیَہ ، یا غُلَامِہْ ، یا غُلَامَاہ

لفظ أبٌ اور أمٌّ مضافا الی یاء المتکلم

گزشتہ چار صورتوں کی طرح

i- یا أَبِیْ ، یا أُمِّیْ ii- یا أَبِیَ ، یا أُمِّیَ
iii- یا أَبِ ، یا أُمِّ iv- یا أَبَا ، یا أُمَّا

⇐ یاء متکلم کو تاء سے بدل کر مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ یاأبتَ اور یا أمّتَ (فتحاً وکسراً)

بالألف دون الیاء (متن)

یاء متکلم کو تاء سے بدل کر اس کے بعد الف کا اضافہ کر دیا جائے علاوہ یاء کے (تاء سے بدل کر یاء کو لانا ناجائز ہے کیونکہ عوض اور معوّض عنہ ابدل اور مبدل منہ) کا اجتماع لازم آئے گا

"ابن" مع أمّ اور عمّ کی صورتیں

أمّ اور عمّ کے ساتھ ابن آجائے تو یا غلامی کی طرح گذشتہ انداز پر چار صورتیں جائز ہیں

یا ابنَ أمّیْ ، یا ابنَ عمّیْ — یا ابنَ أمّیَ ، یا ابنَ عمّیَ

یا ابنَ أمِّ ، یا ابنَ عمِّ — یا ابنَ أمّا ، یا ابنَ عمّا

پانچویں صورت یہ بھی جائز ہے کہ یا ابنَ أمَّ ، یا ابنَ عمَّ۔ بحذف الألف والاکتفاء علی الفتح یعنی ان میں جو یاء الف سے بدل گئی تھی اب الف کو حذف کر کے اس کے ماقبل پر فتح بھی پڑھ سکتے ہیں۔

ترخیم المنادی

منادی کے آخر سے تخفیفاً کچھ حذف کر دینا ترخیم المنادی کہلاتا ہے۔

حکم

منادی کی ترخیم مطلقاً جائز ہے جبکہ غیر منادی میں ضرورت کی وجہ سے جائز ہے۔

شرائط (عدمی، سلبی شرائط)

ترخیمِ منادی کیلئے شرط یہ ہے کہ منادی مضاف، مستغاث اور جملہ نہ ہو

(وجوبی، وجودی شرائط)

منادی ایسا علم ہو جو کہ زائد علی الثلاثہ ہو یا تأنیث بالتا ہو

Four Conditions چار صورتیں

① اگر منادی کے آخر میں دو زیادتیاں ہو تو وہ ایک ہی حکم میں ہو (دو حروف ہوں جن کو ایک ساتھ زائدہ لیا گیا ہو) تو وقتِ ترخیم دونوں حذف کر دیے جائیں گے۔ أسماء سے یا أسْمَ اور مروان سے یا مَرْوَ

② اگر منادی چار حروف سے زائد اس طرح ہو کہ اس کے آخر میں حرف صحیح ہو اور ماقبل حرفِ مدۃ زائدۃ ہو تو حرف صحیح اور ماقبل مدۃ زائدۃ دونوں حذف ہونگے جیسے منصور سے یا منص یا عمار سے یا عمّ اور ادریس سے یا ادر وغیرھم

③ اگر منادی مرکب ہو تو اس کے دوسرے جزء کو حذف کر دیا جائے گا جیسے بعلبک سے یا بعل، خمسۃ عشر سے یا خمسۃ

☜ مذکورہ تینوں صورتوں کے علاوہ میں ایک حرف حذف کرتے گئے جیسے یا حارث سے یا حار اور یا مالک سے یا مال

منادیٔ مرخّم کا اعراب

① ترخیم کے بعد حرفِ اخیر کا وہی اعراب باقی رکھا جائے جو ترخیم سے پہلے تھا جیسے یاحارِثُ سے یاحارِ (بکسر الراء)

(یہ کثیر الاستعمال ہے)

② بسا اوقات منادیٔ مرخم کو مستقل اسم مان کر اس کی اصل والا اعراب مفرد معرفہ ہونے کی وجہ سے مضموم پڑھا جاتا ہے۔ یاحارِثُ سے یاحارُ اور یا ثمودُ سے یا ثمیُ

المندوب

(الندبة)

اہل عرب مندوب میں نداء کے صیغے کو استعمال کرتے ہیں

Defination

وہ اسم جس پر حرفِ یاء یا وا کے ذریعے رنج و افسوس کا اظہار کیا جائے۔

مندوب حرفِ "وا" کے ساتھ خاص ہے

حکم

معرب اور مبنی ہونے میں مندوب کا حکم منادی کے حکم جیسا ہی ہے

الف کی زیادتی

مندوب کے آخر میں الف کی زیادتی کرنا جائز ہے

جیسے وا زیدا

اگر الف کی زیادتی سے التباس کا خوف ہو تو آخر میں حرفِ حرکت کے موافق حرفِ علۃ کا اضافہ کر دیا جائے۔ (ملانا چاہیے تو)

جیسے وا غلامکیْہ اور وا غلامکموْہ

نوٹ جب مندوب کا آخر واو یا یاء یا الف ہو تو حالتِ وقف میں ہاء ساکنہ لگانا بھی جائز ہے۔

ندبی المعروف فقط

مندوب معروف (معرفہ) میں ہی ہوتا ہے جیسے

(أعلام اور اہل عرب میں رائج الفاظ) وا حسیناہ لہذا وا رجلاہ نہیں کہہ سکتے

امام یونس کا اختلاف اور ہمارا مؤقف

عندنا = اگر مندوب کی صفت بھی لائی گئی ہو تو الف کا اضافہ مندوب موصوف میں ہوگا نہ کہ صفت میں ہوگا اسی وجہ سے "وازیدا الطویلاہ" کہنا ممتنع ہے درست اس طرح ہے "وا زیداہ الطویل"

عندہ = مندوب کے آخر میں اس کی صفت کے ساتھ بھی الف کا اضافہ کر سکتے ہیں "وا زید الطویلاہ"

حرفِ نداء کو حذف کرنے کی صورتیں

اگر قرینہ پایا جائے تو حرفِ نداء کو حذف کرنا جائز ہوتا ہے سوائے

① اسم جنس ② اشارہ ③ مستغاث اور ④ مندوب کے

جیسے یوسف أعرض عن هذا (یوسف ۲۹) اور أيها الرجل

شاذ صورتیں

أصبح ليلُ وَافتدِ مخنوق وأطرِق كرا

یہ اہلِ عرب میں رائج ہیں لیکن یہ شاذ ہیں اور "الشاذ کالمعدوم"

منادیٰ کا حذف

کبھی کبھار قرینے کے پائے جانے کی وجہ سے منادیٰ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے أَلَّا يَسْجُدُوا

تقدیرہ = أَلَا يَا قَوْمِ اُسْجُدُوا

مَا أُضْمِرَ عَامِلُهٗ عَلٰى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيْرِ

ہر وہ اسم جس کے بعد کوئی ایسا فعل یا شبہ فعل ہو جو اس اسم کی ضمیر سے یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کے سبب اس اسم پر عمل کرنے سے اس طرح اعراض کرے کہ اگر اس فعل یا مناسب فعل کو اس اسم پر مقدم کر دیا جائے تو وہ اسے نصب دے دے

example

زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ ، زَيْدًا مَرَرْتُ بِهٖ ، زَيْدًا ضَرَبْتُ غُلَامَهٗ ، زَيْدًا حُبِسْتُ عَلَيْهِ

explanation

اس مثال میں زیدًا ایک اسم ہے جس کے بعد ضَرَبْتُهٗ فعل مذکور ہے اور یہ فعل زیدا کی طرف لوٹنے والی ضمیر میں عمل کرنے کے سبب زیدًا میں عمل کرنے سے فارغ ہے اور اگر فعل مذکور یعنی ضَرَبْتُ کو زیدًا سے پہلے لایا جائے تو یہ فعل ضرور زیدًا کو نصب دے گا۔ لہٰذا مذکورہ مثال میں زیدًا مشتغل عنہ ہے اور اپنے ما قبل فعل محذوف ضَرَبْتُ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس فعل کو اس لئے حذف کر دیا گیا تاکہ ما بعد فعل ضَرَبْتُهٗ اس کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔

بفعلٍ مضمرٍ يفسّرہ ما بعدہ

زیدًا کو فعل محذوف کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے اس فعل محذوف کی تفسیر زیدًا کے مابعد فعل یعنی ضربتُہ کر رہا ہے۔

جیسے ضربتُ، جاوزتُ، أهنتُ، لابستُ

اعراب کی صورتیں

(رفع کے اولیٰ ہونے کی صورتیں)

① ابتداء میں آنے کی وجہ سے رفع مختار ہوگا جب نصب کو رفع پر ترجیح دینے والا کوئی خاص قرینہ نہ ہو زیدٌ ضربتُ

② (جب رفع اور نصب دونوں کا قرینہ ہو لیکن) رفع کا قرینہ اقوی ہو تو رفع اولیٰ ہے

⇐ مثلاً ایسے أمّا کے بعد آئے جس کے بعد کوئی ایسا فعل نہ ہو جو طلب پر دلالت کرے "لقیتُ القومَ وأمّا زیدٌ فأکرمتُہ"

⇐ إذا فجائیہ کے بعد آئے (وہ اسم مذکور) "خرجتُ فإذا زیدٌ لقیتُہ"

(نصب کے اولیٰ ہونے کی صورتیں)

① اسم مذکور ایسے جملے میں واقع ہو جس کا جملہ فعلیہ پر عطف ہو تو مناسبت کی وجہ سے نصب اولیٰ ہے۔ خرجتُ فزیدًا لقیتُہ

② اسم مذکور حرف نفی کے بعد ہو ما زیدًا ضربتُہ

③ اسم مذکور حرف استفہام کے بعد ہو أزیدًا ضربتُہ

④ اسم مذکور إذا شرطیہ کے بعد ہو إذا زیدًا ضربتَہ یضربُکَ

"حیث زیدًا تجدہ فاکرمہ"

اسم مذکور حیث (شرطیہ) کے بعد ہو

5) اسم مذکور حیث (شرطیہ) کے بعد ہو "زیدًا اُکرمہ"

6) امر اسم مذکور کے بعد ہو

7) نہی اسم مذکور کے بعد ہو "زیدًا لا تضربہ"

Reason کیونکہ یہ فعل کے مواقع ہیں (سوائے پہلے کے)

8) اسم مذکور کو مرفوع پڑھنے پر التباس کا اندیشہ ہو کہ مابعد فعل خبر بن رہا ہے یا صفت "إنّا کلّ شیءٍ خلقنٰہ بقدر" (قمر: 49)

(رفع اور نصب دونوں برابر)

اس مثال "زید قام وعمروًا اُکرمتہ" میں رفع نصب دونوں معاملے برابر ہیں

Rule (اذا الاسم اذا وقع فی جملۃ معطوفۃ علی جملۃ ذات وجہین وھی جملۃ اسمیۃ خبرھا جملۃ فعلیۃ) ترجمہ: جب اسم مذکور کا عطف ایسے جملہ اسمیہ پر ہو جس کی خبر جملہ فعلیہ ہو اور ان میں کسی کو برتری اولویت حاصل نہیں ہے۔

(نصب کے واجب کی صورتیں)

جب اسم مذکور حرفِ شرط کے بعد ہو اِنْ زیدًا ضربتہ ضربہ

جب اسم مذکور حرفِ تحضیض کے بعد ہو اَلَّا زیدًا ضربتہ

(رفع کے وجوب کی صورتیں)

وہ چند صورتیں جو حقیقۃً الاشتمال علی شریطۃ التفسیر

سے ہل ہی نہیں

﴿ [أ زَيْدٌ ذُهِبَ بِهِ] اگر فعلِ مجہول ذُهِبَ کو ماقبل اسم پر مسلط کیا جائے تو بجائے نصب دینے کے نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دے گا۔

﴿ [كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ] اسی قبیل سے مانے تو معنی فاسد ہو جائے گا ترجمہ یہ بنے گا "انہوں نے ہر چیز اپنے نامہ اعمال میں کی"

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ابو العباس امام مبرد کے نزدیک مبتداء معنی شرط پر مشتمل ہے اور فَاجْلِدُوْا خبر ہے اور فاء جزائیہ ہے۔ جبکہ امام سیبویہ کے نزدیک یہ دونوں مستقل جملے ہیں۔

تحذیر

Defination

اِتَّقِ وغیرہ فعلِ مقدر کا ایسا مفعول بہ جس کو مابعد سے ڈرانے کے لیے ذکر کیا جائے یا محذر منہ کو مکرر Repeated ذکر کیا جائے "الطریقَ الطریقَ"

مثالیں

① إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ

② إِيَّاكَ مِنَ الْأَسَدِ

③ إِيَّاكَ وَأَنْ تَحْذِفَ (اگر محذر منہ اسم نہ ہو بلکہ اسم کی تاویل میں ہو)

④ إِيَّاكَ مِنْ أَنْ تَحْذِفَ

⑤ إِيَّاكَ أَنْ تَحْذِفَ (مِنْ مقدر ماننے سے)

نوٹ:

(إِيَّاكَ الْأَسَدَ) مِنْ کے مقدر نہ ہونے کی وجہ سے/ متنع ہونے کی وجہ سے یہ مثال جائز نہیں۔

مفعول فیہ

Defination

① جس زمانے یا مقام میں مذکورہ فعل کو کیا جائے اسے مفعول فیہ کہتے ہیں۔

② وہ اسم زمان یا مکان جس میں فاعل کا فعل واقع ہو

مثالیں: سرت یوم الجمعۃ ، جلست خلف المفتی

حرف جار کی وجہ سے مجرور ہونے والا اسم بھی مفعول فیہ ہے لہٰذا اگر حرف جار مقدر ہوگا تو مفعول فیہ منصوب ہوگا

شرط نصبہ "تقدیر فی" : مفعول فیہ کے منصوب ہونے کیلئے فی حرف جار کا مقدر ہونا شرط ہے۔

"فی" حرف جار کا مقدر ہونا

ظرف زمان محدود ہو یا مبہم دونوں میں فی حرف جار مقدر ہوتا ہے

جبکہ ظرف مکان مبہم میں بھی فی مقدر ہوتا ہے اور ظرف مکان محدود میں فی مقدر نہیں ہوتا بلکہ اس سے پہلے فی ذکر کر کے اسے مجرور ہی پڑھنا ہوگا

"فلا یقال جلست المسجد" بل یقال "جلست فی المسجد"

نقطہ: حقیقۃ ظرف مکان مبہم جہات ستہ ہیں۔ جہات ستہ یہ ہیں امام، خلف، یمین، شمال، فوق اور تحت ہیں

جہاتِ ستہ

ظرف مکان مبہم جہات ستہ کی تفسیر کرتا ہے۔ عند لدیٰ کو ان دونوں کو مبہم ہونے میں مشابہ ہونے کی وجہ سے جہات ستہ پر محمول کیا گیا ہے۔

اسی طرح لفظ "مکان" کو جہات ستہ پر محمول کیا گیا۔ دخلت اور اس کے معروف مشتقات کا مابعد کو۔ وجہ یہ ہے یہ جہات ستہ کی طرح کثیر الاستعمال ہیں۔

قاعدہ

کسی مضمر عامل کی وجہ سے اور تفسیر کرنے کی شرط پر مفعول فیہ کو نصب دے دیا جاتا ہے۔

پہلی صورت متی سرت سوال کرنے والے کے جواب میں یَوْمَ الجمعة کہنا کیونکہ یہاں "سرتُ" فعل محذوف ہے۔

دوسری صورت ایسے عامل مضمر کی وجہ سے نصب دیا جاتا ہے۔ جسکی تفسیر مابعد فعل کر رہا ہوتا ہے۔ یَوْمَ الجمعة صُمْتُ فِیْہِ یعنی صُمْتُ یَوْمَ الجمعة صمت فیہ

مَفْعُوْلٌ لَہٗ

Defination

وہ اسم جس کی وجہ سے فعلِ مذکور واقع ہو ضربت زیداً تادیبا

امام زجاج کا مذہب

امام زجاج مفعول لہ کے وجود کو ہی نہیں مانتے۔ امام زجاج مفعول لہ کا شمار نہیں کرتے۔ مفعول لہ کو مفعول مطلق شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک مفعول لہ سے پہلے اس کا ہم معنی فعل محذوف ہوگا۔

CamScanner

شرط

مفعول لہ کے منصوب ہونے کیلئے حرف جر "لام" مقدر کا ہونا شرط ہے کیونکہ اگر لام جارہ مذکور ہو تو مفعول لہ مجرور ہوگا لیکن جب فعل اور مفعول لہ کا زمانہ

مَفْعُول مَعَہ

Defination

وہ اسم جو واؤ مصاحبہ کے بعد مذکور ہو چاہے فعل لفظی ہو تقدیری یا معنوی

اعراب کی صورتیں

① فعل لفظی

(وہ فعل جو لفظوں میں موجود ہو یا مقدر ہو مثلا اکرم)

ⓐ اگر فعل لفظا ہو اور عطف بھی جائز ہو تو

تو ① رفع اور ② نصب دونوں کا اختیار ہے۔

جِئْتُ أَنَا وَزَيْدٌ اور جِئْتُ أَنَا وَزَيْدًا

ⓑ اگر فعل لفظا ہو لیکن عطف جائز نہ ہو تو

① نصب ہی متعین ہے جِئْتُ وَزَيْدًا

② فعل معنوی

وہ فعل جو حرف کلام سے سمجھا جائے جیسے ما استفہامیہ کے بعد يَقْنَعُ

⇐ اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو

(1) عطف ہی متعین ہے example مارلنز ئیدٌ وعمرٌو

⇐ اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو

(1) نصب متعین ہے example مالک وزیدًا ، ماشأنک

احسنت یادولر

7-8-23